سوال

(242) غلبۂ شہوت کا علاج روزہ ہے۔ آج کل لونڈیوں کا وجود نہیں ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(۱) ایک شخص جو کہ شادی شدہ ہے جو اس کی بیوی ماہواری سے ہوتی ہے یا ڈلیوری سے ہوتی ہے یا ڈلیوری سے فراغت کے بعد سوا مہینہ یا چالیس دن تک وہ اپنی بیوی سے صحبت نہیں کر سکتا۔ یا بیمار ہوتی ہے یا شہر سے باہر گئی ہوئی ہوتی ہے۔ ان دنوں میں آدمی کو اگر بہت زیادہ خواہش ہو تو وہ اس سلسلہ میں کیا کرے؟ صرف شرعی لحاظ سے مسئلہ کا اگر کوئی حل ہے تو بتا دیں۔ سائل دو بیویوں کا خرچہ برداشت نہیں کر سکتا۔

(۲) شروع کے زمانہ اسلام میں لونڈی رکھنے کا رواج تھا لیکن آج کے معاشرتی ماحول میں کیا لونڈی رکھی جا سکتی ہے؟ اس کا طریقہ کار کیا ہوگا۔ (محمد فوز الکبیر) (۲۵ اگست، ۱۹۹۵ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

(۱) ایسے شخص کو چاہیے کہ کثرت سے روزے رکھے۔ حدیث میں ہے:

'یَا مَعشَرَ الشَّبَابِ مَنِ استَطَاعَ مِنکُمُ البَاءَةَ، فَلیَتَزَوَّج، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلبَصَرِ، وَأَحصَنُ لِلفَرجِ، وَمَن لَم یَستَطِع فَعَلَیهِ بِالصَّومِ، فَإِنَّ الصَّومَ لَهُ وِجَاءٌ۔' (صحیح البخاری، بَابُ قَولِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ و سلم مَنِ استَطَاعَ مِنکُمُ البَاءَةَ فَلیَتَزَوَّج ...الخ، رقم: ۵۰۶۶، صحیح مسلم، بَابُ استِحبَابِ النِّکَاحِ لِمَن تَاقَت نَفسُهُ إِلَیهِ ...الخ، رقم: ۱۴۰۰)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے نوجوانوں کے گروہ جو کوئی تم میں سے طاقت رکھتا ہو اُسے چاہیے کہ نکاح کرلے کیونکہ نکاح کرنا نظر نیچی رکھنے کا اور ستر کی حفاظت (بدکاری سے بچنے) کا بہترین ذریعہ ہے۔'' اور جو طاقت رکھے پس اس کو روزے رکھنے چاہئیں۔ کیونکہ روزہ رکھنا (گویا) اس کے لیے خصی کرنا ہے۔'' یعنی جس طرح خصی کرنے سے شہوت جاتی رہتی ہے اسی طرح روزہ رکھنے سے بھی کمی آجاتی ہے۔''

(۲) شرعی اصطلاح میں لونڈیوں کا اطلاق غالباً کفار کی ان عورتوں پر ہوتا ہے جو دورانِ لڑائی مسلمانوں کے ہاتھ لگتی ہیں۔ آج کے دور میں منظم جہاد کے فقدان کی بناء پر یہ شئے مفقود ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الصوم:صفحہ:239

محدث فتویٰ